سوال

(38)ایک شخص مسلمان ہے اور وہ ایک موضع میں رہتا ہے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان ہے اور وہ ایک موضع میں رہتا ہے اور نماز روزہ کبھی نہیں پڑھتا اور نہ کبھی اس کی زوجہ ہی نماز پڑھتی ہے غرضکہ دونوں میاں روزمرہ شراب پیتے اور شرک و بدعت کے کا کرتے ہیں۔ شرک یہ ہے کہ اس شخص نے ایک ہنود عورت کو مقام دیرہ سے بلا کر اسے کہا کہ ہمارے گاؤں بھر میں ڈنگروں میں دکھ یعنی بیماری پھیل رہی ہے تم اس کو کسی طرح دفع کردو، جواب میں اس عورت نے یہ شرط پش کی کہ جس طرح سے میں تم کو بتلاؤں، تم کو اس پر کاربند ہونا پڑے گا اور میں اس بیماری کو دفع کردوں گا، اس مسلمان نے اس کی ہر ایک بات منظو کرنے کا اقرار کرلیا، تب مسماۃ مذکورہ نے کہا کہ تین روز تک اس گاؤں بھر میں کوئی مسلمان اپنے اپنے گھر میں چولہے پر توا نہ چڑھائے یعنی روٹی نہ پکائے اور نہ ہی تین روز تک کوئی دودھ دہی جمائے، چنانچہ گاؤں بھر کے مسلمانوں نے ایسا ہی کیا، پھر اس عورت نے تین روز تک سب مسلمانوں میں جاکر صبح و شام سنکھ بجایا، بعدازاں اس نے یہ کہا کہ ایک ان بیاہی بکری یعنی بغیر بچہ کے لاؤ، سو اس مسلمان نے ویسا ہی کیا یعنی بکری لادی گئی تو عورت نے بکری کو کسی کلہاڑا وغیرہ سے مار ڈلنے کی ہدایت کی، مسلمان مذکور نے ایک چمار ملازم سے اس کی ہدایت کے بموجب مروا ڈالا، پھر عورت مذکور نے اس بکری کے خون سے پتلی وغیرہ کی قسم کی ایک مورت بنا کر تین روز تک سب مسلمانوں کے گھروں میں بھجوائی اور حکم دیا کہ اس مورت کو تمام گھروں کی دیواروں سے چھوا کر واپس لے آؤ، چنانچہ مسلمان مذکور نے ایسا ہی کیا اور پھر اس عورت نے معہ بکری کے گوشت کے مورت کو ڈنگروں کے راستہ میں مدفون کرا کر کہا کہ اب تمہارے ڈنگروں میں کبھی دکھ نہیں آنے پاوے گا اور اپنا کچھ مختانہ لے کر اپنے مقام دیرہ کو واپس چلی گئی اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ مسلمان مذکور کے والدین کا نکاح بھی نہیں ہوا ہے اور وہ کو دبھی زنا کار ہے اور اس نے اپنے دختروں کو ان کے زندہ خاوندوں سے زبردستی چھین کر کسی دوسری جگہ سے سو سو روپیہ لے کر ان کا نکاح کرا دیا، حالانکہ ان کے سابق شوہروں نے انہیں آج تک طلاق نہیں دی تو اب فرماویے کہ اس کے گھر کا کھانا اور اس سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

دوسرے یہ کہ وہی شخص بدعتی و شرابی جس کا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے، ان لوگوں سے جو ان کے پاس بیٹھنے اور کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں، یہ کہتا ہے کہ مجھ سے تو تم اتنا پرہیز کرتے ہوں مگر جس امام کے پیچھے تم لوگ نماز پڑھتے ہو، اس کی عورت قوم ہنود سے ہے اور وہ کسی مسلمان کے گھر کی پکی ہوئی چیز نہیں کھاتی اور اب تک امام صاحب سے اس کا نکاح نہیں ہوا اس پر جب لوگوں نے امام صاحب کو بلا کر سب مسلمانوں کے روبرو اس تمام ماجرا کی نسبت دریافت کیا اور یہ بھی پوچھا کہ جب کہ وہ عورت مسلمان ہوچکی ہے پھر آپ کا اس کے ساتھ نکاح نہ ہونے کا کیا باعث، جس پر امام صاحب نے یہ جواب دیا کہ جو کچھ یہ شرابی بیان کرتا ہے، سراپا دروغ ہے اس عورت سے میرا نکاح ہوئے چودہ سال ہوچکے ہیں اور میرے اس نکاح کے گواہ اور وکیل فلاں فلاں شخص فلاں موضع میں موجود ہیں، آپ لوگ ان سے بذریعہ خط و کتاب دریافت کرسکتے ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ میں اور میری عورت بعض لوگوں کے گھروں کی پکی ہوئی چیزوں کے کھانے سے کیوں پرہیز کرتے ہیں تو اس کے لیے صرف اسی قدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ وہ اور ان کی عورتیں شراب پیتی ہیں، میں ان کے گھروں کا کھانا وغیرہ جائز نہیں سمجھتا اور گوشت میری عورت کسی بیماری کی وجہ سے نہیں کھاتی کچھ گوشت پر ہی مسلمانی موقوف نہیں۔

اس کے بعد اسی کفر و شرک کرنے والے شرابی شخص نے ایک مولوی صاحب عبدالرحیم نامی ساکن رامپور ضلع سہانپور سے بغرض حصول فتوے اس مضمون کا سوال لکھ کر بھیجا کہ ایک ایسا شخص جس کی عورت کسی مسلمان کے گھر کا کھانا نہ کھاتی ہو اور اس کا نکاح بھی نہ ہوا، وہ قابل امامت ہے یا نہیں، مولوی صاحب مذکور نہ بلا تحقیق طرفین کے لکھ دیا کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوسکتی، تاوقتیکہ اس عورت کو کفر سے توبہ کرا کر اس سے نکاح نہ ہوجائے۔ اب چند روز سے ان لوگوں کے جو امام صاحب کے نکاح میں شامل تھے، جواب آگئے ہیں، ان سب کا بیان امام صاحب کی تائید میں ہے اور خطوط پر ان گواہوں کے نام اس طرح ثبت ہیں، گواہ شد نکاح شہاب الدین ساکن موضع بلاقی والہ، گواہ شد نکاح

خدا بخش سایہ والا، وکیل کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔

اس موقع پر کچھ امام صاحب کے اوصاف کی نسبت بھی عرض کردینا چاہتا ہوں ، آپ ابتداء میں بل چمن پر رہتے تھے ، چودہ پندرہ سال سے یہ وہاں سے اُٹھ کر یہاں ان مواضعات و قریات میں چلے آئے ۔ جہاں کہ مسلمان بہت کم آباد تھے اور نہ یہاں کوئی مسجد تھی ، امام صاحب موصوف نے آتے ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع کردیا اور بے خبر مسلمانوں کو رفتہ رفتہ سمجھا بجھا کر طریقہ سلام پر لائے ۔ آخر مسلمان نماز روزہ سے واقف ہوکر نمازیں پڑھنے لگے اور بدعت و کفر سے الگ ہوگئے ، ازاں بعد امام صاحب مذکور نے ایک مسجد اور چبوترہ کی تعمیر کے لیے ہندو راجہ سے جو ان مواضعات کے مالک ہیں بذریعہ درخواست منظوری منگوائی ۔ چنانچہ لوگوں کے چندوں اور آپ کی سعی بلیغ سے جب سے مسجد تیار ہوگئی ، تب اسلام میں اور بھی زیادہ رونق اور ترقی ہوتی جاتی ہے ۔

اب فرمائیے کہ ایسے پرہیزگار امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ، اگر نہیں تو کس آیت یا حدیث سے ناجائز ہے اور نیز یہ بھی لکھیں کہ جو شخص کبھی نماز نہ پڑھتا ہو اور روزہ مرہ شراب پیتا ہو اور شرک و بدعت کے کام کرتا ہوں تو اس سے اس سلام علیکم کرنا اور اس کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

سوال دوم : جو امام نماز جماعت میں ہر لحظہ کھانسے آیا نماز مکروہ ہوگی یا نہیں ؟

سوال سوم : جو شخصامام ہوکر لوگوں کو قیام مولود غزلیات شعر کی رعبت دلائے تو اس امام کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس دلیل سے اور کون سی حدیث سے معہ حوالہ کتب حدیث و روایت و آیات کے تحریر فرمایئے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام مذکور کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز و درست ہے ، ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ، جو شخص ایسے امام کے پیچھے نماز کو ناجائز بتائے وہ جاہل ہے اور جو شخص نہ کبھی روزہ رکھتا ہو اور نہ نماز پڑھتا ہو اور روزمردہ شراب پیتا ہو اور شرک و بدعت کے کام کرتا ہو تو اس سے سلام و کلام کا ترک کردینا جائز ہے ۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے ۔ عن نافع ان رجلااتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرأعلیک السلام فقال انہ بلغنی انہ قد راحدث فان کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام الخ رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب امام نووی لکھتے ہیں : وردت الاحادیث بھجران اھل البدع والفسوق ومنا بذی السنۃ وانہ یجوز ھجرانھم دائما والنھی عن الھجران فوق ثلاث لیال انما ھو لمن ھجر لحظ نفسہ و معائش الدنیا واما ھجران اھل البدع و نحوھم فھودائم انتھی ۔ اور ایسے شخص کے یہاں کھانا کھانا اور اس کی دعوت قبول کرنا نہیں چاہیے کیونکہ فساق کی دعوت قبول کرنے سے ممانعت آئی ہے ۔

جواب سوال دوم :

ہر لحظہ کھانسنا اگر عذر کی وجہ سے ہے تو نماز میں کچھ کراہت نہیں آئے گی اور اگر بلاعذر ہے تو ظاہر ہے کہ نماز کے اندر بلا عذر اور بلا ضرورت ہر لحظہ کھانسنا محض لغو حرکت ہے اس سے نماز کا مکروہ ہونا کیا معنی نماز کے فاسد ہونے کا خوف ہے ، واللہ اعلم بالصواب

جواب سوال سوم :

قیام مولود و غزلیات منجملہ بدعات کے ہے بلکہ اگر اس اعتقاد سے قیام کرے کہ ذکر ولادت کے وقت رسول اللہ ﷺ حاضر ہوتے ہیں تو کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے پس ایسے بدعتی

امام کے پیچھے اقتداء کرنے سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ عبدالحق ملتانی   (سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

جلد01